از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 15 ستمبر 1955

ایس کھادر شیرف

بنام

منوسوبمی گونڈرو دیگراں۔

[ایس آر داس، ایکٹنگ چیف جسٹس اور وینکٹاراما آئیر جسٹس]

انتخابی تنازعہ-واپس کیے گئے امیدوار کی طرف سے انتخابی اخراجات کی واپسی میں پارٹی کے فنڈز میں ادا کی گئی رقوم کا غیر انکشاف-اس طرح کی رقوم، اگر انتخابات کے مقاصد کے لیے خرچ کی جائیں-نامزدگی کا آغاز-مقررہ خرچ سے زیادہ خرچ-ٹریبونل نے انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا-نااہلیت کے نتیجے میں- نتائج، اگر نوٹس کے بعد ہو-عوامی نمائندگی ایکٹ (نمبر XLIII، سال 1951)، دفعات79(b) 99 ،(b)، فقرے، 123(7)،140۔

اپیل کنندہ، جس نے کانگریس کے امیدوار کے طور پر الیکشن لڑا اور جیتا، نے پارٹی کی نامزدگی کے لیے 51-9-12 پر تامل ناڈو کانگریس کمیٹی کو درخواست دی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ وہ "آئندہ انتخابات میں کانگریس کے امیدوار کے طور پر مقابلہ کرنے کی خواہش رکھتا ہے" اور 500 روپے کی رقم ادا کی تھی جس میں سے 100 روپے رکنیت کے لیے سبسکرپشن تھے اور 400 روپے جمع تھے، جو درخواست مسترد ہونے کی صورت میں واپس کیے جانے کے قابل تھے۔ 51-9-23 پر انہوں نے ضلع کانگریس کمیٹی کو عطیہ کے طور پر 500 روپے کی ایک اور رقم ادا کی۔ 51-11-13 پر انہیں کانگریس نے اپنے امیدوار کے طور پر اپنایا۔ انتخابات کے لیے ان کا کاغذات نامزدگی 51-11-16 پر داخل کیا گیا تھا۔ انتخابی درخواست میں ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ اپنے انتخابی اخراجات کی واپسی میں ان دو رقوم کو شامل کرنے میں ناکام رہے تھے اور ان رقوم کے اضافے سے حلقے کے لیے مقرر

کردہ انتخابی اخراجات کی زیادہ سے زیادہ حد سے تجاوز کر جائیں گے۔ٹریبونل نے پایا کہ یہ دونوں رقوم انتخابی مقاصد کے لیے ادا کی گئی تھیں اور زیادہ سے زیادہ مقررہ رقم سے تجاوز کر گئی تھی اور اس لیے دفعہ 123(7) کی خلاف ورزی کی گئی تھی اور ایکٹ کی دفعہ 100(2)(b) کے تحت انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔ٹریبونل نے یہ نتیجہ بھی ریکارڈ کیا کہ اپیل کنندہ دفعہ 140، شق (1)(a) اور (2) میں بیان کردہ نااہلی کا ذمہ دار ہے۔

حکم ہوا کہ ،ٹریبونل کے فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا گیا کہ عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 79(b) کے معنی میں کسی شخص کو امیدوار سمجھا جانا چاہیے، وہ وقت جب انتخابات کے امکان کے ساتھ وہ خود امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کا فیصلہ کرتا ہے اور اپنے ارادے کے بارے میں کوئی شک نہیں چھوڑتے ہوئے دوسروں کو اس طرح کے فیصلے سے آگاہ کرتا ہے۔یہ اس کی اپنی مرضی کا عمل ہونا چاہیے نہ کہ دوسرے افراد یا اداروں کا جو اسے اپنے امیدوار کے طور پر اپناتے ہیں۔

دی لیچ فیلڈ کیس، [1895]5 O'M &1.H کا حوالہ دیا گیا۔

کہ درخواست گزار تامل ناڈو کانگریس کمیٹی میں اپنی درخواست کی تاریخ سے ہی امیدوار تھا اور یہ دو رقوم اس کے ذریعے کیے گئے انتخابی اخراجات تھے اور اسے واپسی میں دکھایا جانا چاہیے تھا۔

یہ کہ کسی خاص معاملے میں امیدواری کا آغاز ایک حقیقت کا سوال ہے جس کا تعین ٹریبونل کو کرنا ہے اور اس سلسلے میں اس کے فیصلے پر خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں عدالت عظمیٰ کے ذریعے نظر ثانی کی ذمہ داری نہیں ہے۔

یہ کہ آیا انتخابات کے وقت یا اس کے موقع پر ادا کی گئی کوئی خاص رقم عطیہ تھی، خیراتی عمل یا انتخابی اخراجات کا انحصار اس بات پر ہونا چاہیے کہ آیا اس طرح کی ادائیگی ووٹروں کو عطیہ دہندہ کے حق میں ووٹ دینے پر آمادہ کرنے کے لیے کی گئی تھی یا نہیں۔یہ ایک بار پھر حقیقت کا سوال ہے جس کا فیصلہ ٹریبونل کو کرنا ہے۔

دی ویگن کیس، [1881] 4 او ایم اینڈ ایچ 1، اور کنگسٹن کیس [1911] 6 او ایم اینڈ ایچ 274، پر انحصار کیا گیا۔

کیننگٹن کیس، [1886] O 'M. & H. 934، لاگو نہیں ہوا۔

یہ کہ ٹریبونل کے لیے یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ اپیل کنندہ، جو انتخابی پٹیشن کا ایک فریق ہے، پر ایکٹ کی دفعہ 99 کے فقرے کے تحت نوٹس جاری کرے، تاکہ ٹریبونل اس کے خلاف لگائے گئے الزام کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 140 کے تحت نااہلی کی اپنی ذمہ داری ریکارڈ کر سکے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 26، سال 1955۔

الیکشن ٹریبونل، ویلور کے 28 فروری 1953 کے فیصلے اور حکم سے بھارت کا آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت الیکشن پٹیشن نمبر 84، سال 1954 میں اپیل۔

این سی چیٹرجی، (آر گنپتی آئیر، ان کے ساتھ)، اپیل کنندہ کے لیے۔

نونیت لال، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے۔

1955. ستمبر، 15.

عدالت کا فیصلہ وینکٹارامآ آئیر جسٹس نے سنایا۔

یہ الیکشن ٹریبونل، ویلور ویلور کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے، جس میں قانون ساز اسمبلی میں اپیل کنندہ کے انتخاب کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دیا گیا ہے کہ عوامی نمائندگی ایکٹ نمبر 123 (7) کی دفعہ کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ XLIII، سال 1951۔ اس دفعہ کے تحت، کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے لیے یہ ایک بڑا بد عنوان عمل ہے کہ وہ ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اخراجات کو انجام دے یا اس کی اجازت دے۔ قاعدہ 117 فراہم کرتا ہے کہ:

"کسی ریاست کے کسی ایک حلقے میں انتخابات کے انعقاد اور انتظام کی وجہ سے یا اس کے سلسلے میں کسی امیدوار یا اس کے انتخابی ایجنٹ کے ذریعہ گوشوارہ V میں اس حلقے کے سلسلے میں بیان کردہ زیادہ سے زیادہ رقم سے زیادہ کوئی خرچ نہیں کیا جائے گا یا اس کا اختیار نہیں دیا جائے گا۔"

گوشوارہ V کے تحت، رانی پیٹ جیسے واحد رکنی حلقے سے مدراس ریاستی قانون سازیہ کے انتخاب کے لیے مخصوص زیادہ سے زیادہ اخراجات 8,000 روپے ہیں۔ اپیل کنندہ کی طرف سے درج کردہ اخراجات کی واپسی سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے انتخابات کے لیے کل 7,063 روپے خرچ کیے تھے، اور یہ اس حد کے اندر تھا جس کی اجازت تھی۔ درخواست میں ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ اپنی واپسی میں 500 روپے کی دو رقوم ظاہر کرنے میں ناکام رہے تھے، جو انتخابی مقاصد کے لیے خرچ کیے گئے تھے، اور ان رقوم کے اضافے کے ساتھ، مقررہ حد سے تجاوز کر گئے تھے۔ جہاں تک پہلی رقم کا تعلق ہے، پائے گئے حقائق یہ ہیں کہ 12-9-1951 پر اپیل کنندہ نے تامل ناڈو کانگریس کمیٹی کو کانگریس کے امیدوار کے طور پر الیکشن لڑنے کی اجازت کے لیے درخواست دی، اور اپنی درخواست کے ساتھ 500 روپے ادا کیے جن میں سے 100 روپے رکنیت کے لیے سبسکرپشن تھے اور 400 روپے جمع تھے، جو قواعد کے تحت واپس کیے جانے کے قابل تھے، اگر درخواست گزار کو امیدوار کے طور پر اپنایا نہیں گیا تھا، لیکن دوسری صورت میں نہیں۔ درحقیقت، اپیل کنندہ کو کانگریس کے امیدوار کے طور پر اپنایا گیا تھا، اور اسی ٹکٹ پر اس نے الیکشن لڑا اور جیتا۔ 500 روپے کی دوسری ادائیگی 23-9-1951 پر نارتھ آرکوٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو تھی، جو رانی پیٹ حلقے کی انچارج تھی۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ یہ دونوں رقوم انتخاب کے مقاصد کے لیے ادا کی گئی تھیں اور اسے اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی ریٹرن میں شامل کیا جانا چاہیے تھا، کہ اگر انہیں اس طرح شامل کیا گیا تو زیادہ سے زیادہ مقرر کردہ حد سے تجاوز کر گیا تھا، اور اس لیے دفعہ 123(7) کی خلاف ورزی کی گئی تھی، اور اسی کے مطابق ایکٹ کی دفعہ 100(2)(b) کے تحت انتخابات کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اپیل کنندہ اس حکم کی درستگی سے اختلاف کرتا ہے۔ ٹریبونل نے حکم کے ایک حصے کے طور پر یہ نتیجہ بھی درج کیا کہ اپیل کنندہ دفعہ 140، ذیلی شق (1)(a) اور (2) میں بیان کردہ اہلیتوں کے

تابع ہو گیا تھا۔ اپیل کنندہ اس نتیجے پر اس بنیاد پر اعتراض کرتا ہے کہ یہ اسے بغیر اطلاع کے دیا گیا تھا، جیسا کہ دفعہ 99 کی شق کے مطابق ضروری ہے۔

اس اپیل میں فیصلے کے لیے جو نکات پیدا ہوتے ہیں وہ ہیں (1) آیا پائے گئے حقائق پر، ایکٹ نمبر XLIII، سال 1951؛ کی دفعہ 123 (7) کی خلاف ورزی ہوئی تھی۔ اور (2) کیا یہ نتیجہ کہ اپیل کنندہ دفعہ 140 کے تحت نااہل ہو گیا تھا، ایکٹ کی دفعہ 99 کی شق کے تحت نوٹس کی کمی کی وجہ سے برا ہے۔

(1) اپیل کنندہ کی طرف سے تامل ناڈو کانگریس کمیٹی کو 1951-9-12 پر ادا کی گئی 500 روپے کی رقم کو پہلے لیتے ہوئے، اپیل کنندہ دلیل یہ ہے کہ دفعہ 123 (7) اور قاعدہ 117 میں صرف کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کے ذریعے کیے گئے اخراجات کا حوالہ ہے، کہ اپیل کنندہ کو صرف 1951-11-16 پر امیدوار کے طور پر نامزد کیا گیا تھا، اور چونکہ زیر بحث ادائیگی کاغذات نامزدگی داخل کرنے سے بہت پہلے کی گئی تھی، اس لیے مذکورہ بالا توضیعات کوئی اطلاق نہیں تھا۔ اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ دفعہ 123 (7) کے مقاصد کے لیے کب 'امیدوار' بنا۔ ایکٹ نمبر XLIII، سال 1951 کی دفعہ 79 (b) امیدوار کی وضاحت اس طرح کرتا ہے:

"امیدوار" سے مراد ایک ایسا شخص ہے جو کسی بھی انتخاب میں امیدوار کے طور پر باضابطہ طور پر نامزد کیا گیا ہے یا ہونے کا دعوی کرتا ہے، اور ایسا کوئی بھی شخص اس وقت سے امیدوار سمجھا جائے گا جب، انتخاب کے امکان کے ساتھ، وہ خود کو ممکنہ امیدوار کے طور پر کھڑا کرنے کے لیے تیار ہو۔"

اس تعریف کے تحت جو دفعہ 123 (7) پر لاگو ہوتا ہے، کسی امیدوار کی جانب سے اس وقت سے کیے جانے والے تمام انتخابی اخراجات، جب انتخابات کے امکان کے ساتھ، وہ خود کو ممکنہ امیدوار کے طور پر پیش کرتا ہے، نہ کہ صرف نامزد ہونے کی تاریخ سے، بلکہ گوشوارہ V کے ساتھ پڑھے جانے والے قاعدہ 117 کے تحت حساب میں داخل ہونا ہو گا۔ جب 500 روپے کی رقم ادا کی گئی تھی تو یہ بات اپیل گزار کی 1951-9-12 کی درخواست سے واضح ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ آنے والے انتخابات میں کانگریس کے امیدوار کے طور پر انتخاب لڑنا چاہتے ہیں۔ یہ اپیل کنندہ کی

طرف سے متنازعہ نہیں ہے۔ان کا دعوی ہے کہ اگرچہ انتخابات کا امکان تھا، لیکن وہ اس وقت ممکنہ امیدوار نہیں بنے تھے،اور یہ کہ وہ تب ہی بنے جب کانگریس نے 1951-11-13 پر اپنے امیدوار کے طور پر اپنایا۔ یہ دلیل دی گئی کہ یہ کانگریس کمیٹی کے لیے کھلا ہے کہ وہ انہیں اپنے امیدوار کے طور پر اپنائے یا نہ اپنائے، کہ اگر اس نے انہیں اپنایا نہیں تو وہ ان قوانین کے تحت، جن کی انہوں نے سبسکرائب کی تھی، انتخابات کے لیے بالکل بھی کھڑے نہیں ہو سکتے، کہ جب تک کہ انہیں اصل میں اس کے لیے اپنایا نہیں گیا، ان کی امیدواری مبہم اور غیر یقینی تھی، اور یہ کہ درخواست اس کے نتیجے میں ان کے ممکنہ امیدوار بننے کے ابتدائی قدم سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔

جب کوئی شخص امیدوار بنتا ہے تو اس سوال کا فیصلہ دفعہ 79(b) کی زبان پر ہونا چاہیے۔اس دفعہ کے تحت، امیدواری تب شروع ہوتی ہے جب وہ شخص خود کو ممکنہ امیدوار کے طور پر کھڑا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ لہذا تعین کرنے والا عنصر خود امیدوار کا فیصلہ ہے، نہ کہ دوسرے افراد یا اداروں کا اسے اپنے امیدوار کے طور پر اپنانے کا عمل۔

صفحہ 36 پر دی لیچ فیلڈ کیس ([1]) میں، بیرن پولاک نے مشاہدہ کیا:

"میرے خیال میں اس قسم کے سوال کا فیصلہ کرنے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ اسے خود امیدوار کے نقطہ نظر سے لیا جائے۔ ہر آدمی کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ خود کو کب مقابلے میں ڈال دے گا۔.............. لیکن یہ اس کی اپنی پسند ہے جب وہ اپنی طرف سے آگے بڑھ کر پہل کرے"

لہذا، جب دفعہ 79(b) کے تحت کوئی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا کوئی شخص کسی مقررہ وقت پر امیدوار بنا تھا، تو یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا اس وقت اس نے واضح اور غیر واضح طور پر امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تھا، تاکہ اس کے بارے میں یہ کہا جاسکے کہ اس نے خود کو ایک ممکنہ امیدوار کے طور پر کھڑا کیا تھا۔ یہ کہ اس نے محض انتخابات میں کھڑے ہونے کا ارادہ کیا ہے، اسے ممکنہ امیدوار بنانے کے لیے کافی نہیں ہے، کیونکہ اس معاملے کا جوہر یہ ہے کہ اسے خود کو ممکنہ امیدوار کے طور پر کھڑا کرنا چاہیے۔ یہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ اعلان یا طرز عمل کے ذریعے بیرونی دنیا کو اس ارادے سے آگاہ کرے جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ وہ ایک امیدوار کے طور پر

کھڑے ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا اس معاملے میں یہ ثابت ہوا ہے؟ جب اپیل کنندہ نے تامل ناڈو کانگریس کمیٹی کو 500 روپے کی ادائیگی کی، تو کیا اس نے محض ایک امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کا ارادہ ظاہر کیا، یا اس نے خود کو ایک ممکنہ امیدوار کے طور پر پیش کیا؟ درخواست میں ان کے الیکشن لڑنے کے ارادے کا واضح اعلان ہے، اور اس اعلان کی حمایت 500 روپے کی ادائیگی کے مقدس عمل سے ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ نے اس طرح کمیٹی کو واضح اور غیر واضح طور پر امیدوار کے طور پر کھڑے ہونے کے اپنے ارادے سے آگاہ کیا تھا، اور اس طرح وہ دفعہ 79(b) کے معنی میں ایک ممکنہ امیدوار بن گیا۔ یہ امکان کہ کانگریس انہیں اپنے امیدوار کے طور پر اپنا نہیں سکتی، جیسا کہ پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے، اس عہدے کو متاثر نہیں کرتی، کیونکہ یہ طبقہ صرف امیدوار کی مرضی اور طرز عمل کو مد نظر رکھتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر کانگریس نے اسے اپنایا نہیں تو اپیل کنندہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکے گا۔ لیکن اس طرح کا نتیجہ ایک ممکنہ امیدوار کے تصور میں مضمر ہے، اور اس کی درخواست کی تاریخ سے اس کے بننے کے خلاف نہیں ہے۔

اپیل کنندہ پر یہ بھی زور دیا گیا کہ یہ اعلان شمالی آرکوٹ ضلع کے حلقے کے لیے نہیں بلکہ مدراس کی مرکزی کمیٹی کے لیے کیا گیا تھا، اور یہ کہ جب تک کہ رائے دہندگان کو برقرار رکھنے کا ثبوت نہ ہو، تب تک دفعہ 79(b) کے تقاضے پورے نہیں ہوئے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ کے بذریعے زیر غور انعقاد حلقے کے لیے ہو؛ لیکن اگر یہ مرکزی کمیٹی ہے جسے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ متعلقہ حلقے سے انتخاب کے لیے کس کو اپنایا جائے گا، تو کمیٹی کو کیا گیا کوئی بھی اعلان، درحقیقت، اس کے تسلیم شدہ نمائندے کے بذریعے حلقے کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ جب کوئی امیدوار شروع ہوتا ہے تو یہ سوال، جیسا کہ بار بار اٹھایا گیا ہے، حقیقت میں سے ایک ہے، اور اس سوال پر ٹریبونل کے فیصلے پر اس عدالت کی طرف سے خصوصی اپیل میں نظر ثانی کی ذمہ داری نہیں ہے۔ موجودہ معاملے میں، ٹریبونل نے ایک اچھی طرح سے زیر غور فیصلے میں، اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ امیدوار کب شروع ہوتا ہے، درست اصول وضع کیے ہیں، ان اصولوں کی روشنی میں شواہد کی جانچ کی ہے، اور یہ نتیجہ درج کیا ہے کہ اپیل کنندہ ایک ممکنہ امیدوار تھا جب اس نے 12-9-1951 پر 500 روپے کی ادائیگی کی تھی، اور ہمیں اس سے مختلف ہونے کی کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔

پھر، 500 روپے کی ادائیگی نارتھ آرکوٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو 1951-9-23 پر کی جاتی ہے۔ اس ادائیگی کے حوالے سے جناب چٹرجی دلیل یہ ہے کہ تاریخ 1951-9-12 کی ادائیگی کے برعکس، یہ انتخابات کے مقاصد کے لیے خرچ نہیں کیا گیا تھا بلکہ انسان دوست مقاصد سے کمیٹی کو عطیہ کیا گیا تھا۔ اکثر اس بات کی نشاندہی کی جاتی رہی ہے کہ اگرچہ خیراتی مقاصد کے لیے عطیہ دینا قابل قدر ہے، اگر یہ انتخابات کے وقت یا اس کے موقع پر کیا جاتا ہے، تو یہ الزام عائد کرنے کے لیے کھلا ہے کہ اس کا اصل مقصد ووٹرز کو مخصوص امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالنے پر آمادہ کرنا تھا، اور اس لیے اسے انتخابی اخراجات کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ دی ویگن کیس ([1]) میں، بوون، جسٹس نے مشاہدہ کیا:

"........................ میں اس تجویز کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ یہ محض خیراتی کام تھا۔ انتخابات کے اوقات میں خیراتی کاموں کو سیاست دانوں کو پس منظر میں رکھنا چاہیے۔............... حقیقت میں، میرے خیال میں، عام طور پر یہ پایا جائے گا کہ جو احساس انتخابات کے وقت غریبوں میں راحت تقسیم کرتا ہے، اگرچہ وہ لوگ جو تقسیم کار ہیں وہ اس سے واقف نہیں ہوں گے، وہ واقعی خیرات نہیں ہے، بلکہ خیراتی اقدامات کی پیروی کرنے، خیراتی لباس پہننے اور اس کی چال کی نقل کرنے کا احساس ہے۔"

کنگسٹن کیس (2) میں جسٹس رڈلے نے کہا:

"اب اس لمحے کے لیے فرض کریں کہ ایک آدمی ایک منصوبہ بناتا ہے، جو اس وقت امکان میں ہے، کیونکہ یہی نقطہ ہے؛ پھر بھی اگر حالات بدل جاتے ہیں، اور انتخاب قریب آجاتا ہے، تو وہ اپنے خطرے پر اس منصوبے کو جاری رکھے گا۔"

یہ ایک بار پھر حقیقت کا سوال ہوگا کہ آیا 1951-9-23 پر اپیل کنندہ کی طرف سے 500 روپے کی ادائیگی خالص خیراتی کام تھا یا انتخابی مقاصد کے لیے خرچ کیا گیا تھا۔ نارتھ آرکوٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے سکریٹری نے تسلیم کیا کہ تامل ناڈو کانگریس کمیٹی کے لیے امیدواروں کو اپنانے کے معاملے میں مقامی کمیٹی سے مشورہ کرنا معمول تھا، اور جب ادائیگی کی گئی تو یہ معلوم ہوا کہ اپیل

کنندہ نے کانگریس کے ذریعے اپنانے کی کوشش کی تھی۔ نمائش A (7) جو کہ نارتھ آرکوٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی 24-9-1951 سے 24-5-1952 کی مدت کے لیے رسیدوں اور ادائیگیوں کا بیان ہے، ظاہر کرتا ہے کہ کمیٹی نے روپے 7-12-2 کے ابتدائی بقایاجات کے ساتھ شروعات کی تھی، اور یہ کہ مختلف رقوم جمع کی گئیں جن میں اپیل کنندہ کی طرف سے ادا کردہ 500 روپے کی رقم بھی شامل ہے اور اسے انتخابی اخراجات کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ ٹریبونل نے ان حقائق پر غور کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ زیر بحث ادائیگی کو بے قصور نہیں سمجھا جاسکتا، اور "پہلے مدعا علیہ کی امیدواری کے لیے نارتھ آرکوٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی سفارشات حاصل کرنے کی خواہش سے متاثر نہیں"۔ اس نتیجے سے مختلف ہونے کی کوئی بنیاد نہیں دکھائی گئی ہے۔

آخر کار اپیل کنندہ کے لیے یہ دعوی کیا گیا کہ 12-9-1951 اور 23-9-1951 کی دو ادائیگیوں کو انتخابات کے انعقاد اور انتظام کی وجہ سے ہونے والے اخراجات نہیں کہا جا سکتا، اور کیننگٹن کیس (1) کے فیصلے پر انحصار کیا گیا، جہاں یہ قرار دیا گیا کہ کسی امیدوار کی حمایت کے لیے شروع ہونے والے اخبار کو چلانے کے لیے کی جانے والی ادائیگیاں انتخابات کے انعقاد اور انتظام میں ہونے والے اخراجات نہیں تھے۔ موجودہ مقدمے کے حقائق کی اس مقدمے میں پائے جانے والے حقائق سے کوئی مشابہت نہیں ہے، اور پارکر کے الیکشن ایجنٹ اور ریٹرننگ آفیسر، پانچویں ایڈیشن، صفحہ 241 میں اس فیصلے پر درج ذیل تبصرہ سبق آموز ہے:

"لیکن اس فیصلے پر محفوظ طریقے سے عمل نہیں کیا جاسکا سوائے اس کے کہ جہاں حقائق بالکل ملتے جلتے ہوں۔"

اوپر درج کردہ نتائج پر، اپیل کنندہ کے اخراجات 8,063 روپے آتے ہیں، اور دفعہ 123(7) میں بیان کردہ بدعنوان عمل انجام دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ انتخابات ایکٹ نمبر 1951 کے دفعہ 100 (2)(b) کے تحت درست طور پر خارج کر دیے گئے۔

(2) اس کے بعد اپیل کنندہ کے لیے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ٹریبونل نے حکم کے حصے کے طور پر یہ نتیجہ ریکارڈ کرنے میں غلطی کی تھی کہ دفعہ 123(7) کی خلاف ورزی کی وجہ سے اپیل کنندہ دفعہ

140 میں بیان کردہ نااہلی کے تابع ہو گیا تھا، بغیر اسے نوٹس دیے جیسا کہ دفعہ 99 کے فقرہ کے ذریعے ضروری ہے۔ یہ سوال کہ آیا انتخابی عرضی کا فریق ان الزامات کے سلسلے میں، جو خود عرضی میں تحقیقات کا موضوع تھے، فقرے کے تحت نوٹس کا حقدار ہے، اس عدالت نے دیوانی اپیل نمبر 21، سال 1955 میں غور کیا ہے، اور اس میں یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ اگر فریق کو عرضی کی سماعت میں اسی الزام کو پورا کرنے کا موقع دیا گیا جس کے سلسلے میں دفعہ 99(1)(a) کے تحت نتیجہ درج کیا جاتا ہے، تو وہ فقرے کے تحت اسی معاملے کے سلسلے میں مزید نوٹس کا حقدار نہیں ہے۔ موجودہ معاملے میں، دفعہ 99(1)(a) کے تحت نتیجہ ان ادائیگیوں سے متعلق ہے جو انتخابی درخواست میں تحقیقات کا موضوع تھیں، اور اس لیے شرط کے تحت اپیل گزار کو کوئی نوٹس دینے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ اعتراض بھی ناکام ہو جاتا ہے، اور اس کے مطابق اپیل کو مسترد کیا جانا چاہیے۔

مدعا علیہ نے اپنے وکیل شری نونیت لال کے بذریعے کہا ہے کہ وہ اپیل کو چیلنج کرنے کی تجویز نہیں کرتا ہے۔ اس کے مطابق اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہو گا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔